

278446 - اپنی والدہ کے علاج کے لیے قرضہ لیا تو کیا ترکے کی تقسیم سے پہلے اس رقم کو منہا کیا جائے گا؟

سوال

میرے والد محترم کی وفات کے بعد۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائی، انہیں معاف فرمائے اور انہیں بخش دے۔ ہمیں وراثت میں زمین ملی، وراثت میں نقدی اموال شامل نہیں تھے، معاشی حالات اور ہماری والدہ کے مرض۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفائے عطا فرمائے۔ کی وجہ سے ہم نے قرضہ لیا، بڑے بھائی نے سب سے زیادہ قرضہ لیا، بلکہ یوں بھی ہوتا تھا کہ اگر ہمارا کوئی بھائی کسی سے قرضہ مانگتا تو وہ بھی ہمارے بڑے بھائی کو ہی رقم دیتا تھا؛ کیونکہ وہی اس سارے معاملے کا ذمہ دار تھا۔

میرا سوال یہ ہے کہ: جس وقت یہ زمین فروخت کی جائے گی تو کیا اس وقت ہم قرضے کی رقم منہا کر کے وراثت تقسیم کریں گے؟ اور کیا یہ ممکن ہے کہ بڑا بھائی زمین کی حقیقی قیمت دیگر بھائیوں سے خفیہ رکھے تا کہ بھائی اپنی وراثت لے کر ضائع نہ کر لیں، لیکن کچھ بھائیوں کو اس چیز کا علم بھی ہو اور وکیل کے پاس ان کے حقوق کی ضمانت بھی موجود ہو؟ آخر میں میں آپ سب سے گزارش کروں گا کہ میری والدہ کے لیے شفا کی دعا کریں اور والد محترم کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کریں۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

اگر ماں کے علاج کی ضرورت پڑے اور ماں کا کوئی ذاتی مال نہ ہو تو پھر اولاد پر علاج کروانا واجب ہے بشرطیکہ ان میں علاج کروانے کی استطاعت ہو؛ کیونکہ علاج معالجہ بھی نان نفقہ میں شمار ہوتا ہے، اور ماں کا خرچہ صاحب استطاعت اولاد پر واجب ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ اس بارے میں "المغنی" (8/ 168) میں لکھتے ہیں:

"آدمی کو والدین کا خرچہ اٹھانے پر مجبور کیا جائے گا، اسی طرح اس کی اپنی اولاد چاہے بیٹے ہوں یا بیٹیاں، بشرطیکہ اولاد غریب ہو اور آدمی کے پاس ان پر خرچہ کرنے کی استطاعت ہو۔

بنیادی طور پر والدین اور اولاد کا خرچہ آدمی پر فرض ہے، اس کے دلائل کتاب و سنت اور اجماع سے ملتے ہیں، قرآن

مجید میں اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ

ترجمہ: اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو۔ [الطلاق: 6]

تو اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دودھ پلانے کی اجرت بچے کے باپ پر واجب قرار دی ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

ترجمہ: اور جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو مطابق دستور کے ہو۔ [البقرة: 233]

ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

ترجمہ: اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے تم اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ [الإسراء: 23] لہذا جب والدین کو خرچے کی ضرورت ہو تو ان پر خرچ کرنا بھی احسان میں شامل ہو گا۔

احادیث مبارکہ میں بھی اس چیز کی ترغیب ہے، چنانچہ بخاری اور مسلم میں ہے کہ: (نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے ہند سے فرمایا: تم اپنے اور بچوں کیلئے اتنا لے سکتی ہو جس سے تمہاری ضرورت پوری ہو)

اور اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (سب سے بہترین کمائی وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے کمائے اور اولاد بھی انسان کی کمائی ہوتی ہے) ابو داؤد

اور اجماع سے اس کی دلیل یہ ہے کہ: ابن منذر کہتے ہیں: "اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ غریب والدین جن کا کوئی ذریعہ آمدن نہیں ہے نہ ہی ان کے پاس کوئی مال ہے تو ان کا خرچہ اولاد پر لازمی ہے۔ اسی طرح جنہیں ہم اہل علم سمجھتے ہیں سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ آدمی پر ان بچوں کا خرچہ واجب ہے جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔"

اس کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ جس طرح آدمی کا ٹکڑا اولاد ہوتی ہے تو اسی طرح اولاد بھی اپنے باپ کا ٹکڑا ہوتی ہے، تو جس طرح آدمی پر لازمی ہے کہ وہ اپنی اولاد پر خرچ کرے اور اہل خانہ کی ضروریات پوری کرے تو اسی طرح آدمی کی اولاد پر بھی واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنے والدین کی ضروریات پوری کرے "ختم شد

دوم:

اگر اولاد کے پاس وسائل نہ ہوں اور وہ اپنی والدہ کا علاج کروانے کے لیے قرضہ اٹھائیں تو:

اگر انہوں نے قرضہ اٹھاتے ہوئے نیت کی تھی کہ وہ یہ رقم واپس لیں گے تو وہ واپس لے سکتے ہیں، لہذا اگر والدہ کے پاس رقم لوٹانے کی استطاعت ہو تو والدہ سے رقم لے سکتے ہیں، یا ان کی وفات کے بعد ان کے ترکے سے منہا کر سکتے ہیں۔

اور اگر انہوں نے قرضہ اٹھاتے ہوئے واپس لینے کی نیت نہیں کی تھی تو یہ ان کی جانب سے اپنی والدہ کی خیر خواہی ہے، اب وہ اس کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔

دائمى فتوىٰ كمىٲى كے فتاوىٰ: (16/205) ميں ہے كہ:

"ميرے والد صاحب كى عمر تقريباً 75 سال ہے اور وہ ابھى حيات ہيں، ان كا ايك مٲى كا پرانا گھر تھا اور اس كى جگہ بھى مناسب تھى تو ميں نے پرانے گھر كو گرا كر نيا اور پختہ گھر اپنے ذاتى خرچ سے تعمير كروا ديا۔۔۔ الخ"

تو كمىٲى كا جواب تھا:

"آپ نے ذكر كيا كہ والد كے گھر پر آپ نے اپنى ذاتى جيب سے خرچ كيا، تو اگر آپ اس وقت نيكي سمجھ كر يہ كر رہے تھے اور واپس پيسے لينے كا كوئى ارادہ نہيں تھا تو آپ كو اس كا اجر ملے گا آپ اپنے والد سے اس رقم كى واپسى كا مطالبہ نہيں كر سكتے۔

ليكن اگر آپ نے اس وقت رقم واپس لينے كى نيت سے مكان پر خرچ كيا تھا تو ايسى صورت ميں آپ واپس لے سكتے ہيں" ختم شد

سوم:

والد كے تركے ميں سے ملنے والى زمين سے متعلق يہ ہے كہ اگر آپ كا مقصد يہ ہے كہ اس زمين ميں سے والدہ كو ملنے والے حصے ميں سے آپ قرضے والى رقم منہا كريں تو اس كى تفصيل اوپر ذكر ہو چكى ہے۔

اور اگر سوال يہ ہے كہ بچوں كے حصے ميں آنے والى وراثت ميں قرضہ منہا كر كے بچوں ميں تقسيم كيا جائے تو اس كا تعلق آپ لوگوں سے اور بڑے بھائى كى قرضہ لينے كى نيت پر ہے - چنانچہ اگر سب بھائى اس بات پر متفق ہو گئے تھے كہ قرضے كى ادائىگى ميں سب بھائى مل جائیں گے اور تركہ تقسيم كرنے سے پہلے قرضہ منہا كر لیں گے تو اس ميں كوئى حرج نہيں ہے۔

اور اگر بڑا بھائى يہ كہتا ہے كہ اس نے قرض اس نيت سے ليا تھا كہ ميں خود ہى اس كو اتاروں گا اور بھائيوں سے يہ رقم نہيں لوں گا تو پھر ايسى صورت ميں وہ اكيلا ہى قرضہ چكائے گا، البتہ اگر بھائى پھر بھى مصر ہوں كہ انہوں نے

بھی اس میں شامل ہونا ہے تو یہ پھر آپ کا داخلی معاملہ ہے۔

چہارم:

اگر ورثا بالغ ہیں اور سمجھدار ہیں تو پھر کسی بھی وارث کو ان کی حقیقی وراثت چھپانے کا کوئی حق نہیں ہے، چاہے اسے یہ خدشہ ہو یا نہ ہو کہ بھائی دولت کو ضائع کر بیٹھیں گے۔

اور اگر ورثا میں کوئی نابالغ ہے یا سمجھدار نہیں ہے تو پھر اس کا حصہ سرپرست یا وصی کی نگرانی میں ہو گا جسے عدالت متعین کرے گی۔

واللہ اعلم۔